

## باب الست

صحیح صلوٰۃ کے لئے ستر عورت ضروری ہے، اسی لئے ستر عورت کے متعلق احادیث کو بیان کیا جا رہا ہے۔ ساتھ ساتھ ان چیزوں کا بھی تذکرہ جن کو آپ ﷺ اور صحابہؓ پہنا کرتے تھے نماز میں، اور ان کے پہننے کا طریقہ بھی ذکر کیا گیا ہے۔

## الفصل الاول

### (۱) عن عمر بن ابی سلمۃ

عمر بن ابی سلمۃؓ نے فرمایا کہ میں نے ام سلمہؓ کے گھر میں آپ ﷺ کو ایک کپڑے میں نماز پڑھتے دیکھا، آپ ﷺ اس میں اشمال کئے ہوئے تھے، اور کنارہ کندھوں پہ تھا۔

مسند:- اگر کچھ ایک ہو جو صرف ستر کی جگہ پہ آتا ہو تو صرف ستر پہ باندھ لے۔ اور اگر کچھ ایک ہو، اور بڑا ہو، دوسرا کچھ اڑنا ہو، تو اشمال کرے (دائیں طرف کا کنارہ دائیں بغل سے نکال کر بائیں پہ ڈال دے، اسی طرح بائیں طرف کا کنارہ بائیں بغل سے نکال کر دائیں پہ ڈال دے، اور سینہ پہ لا کر گرہ لگا دے، ہنا کہ تر نظر نہ آئے سجود میں) اس اشمال کو توشیح، مخالفت اور مخالفت بین طرئی الثوب بھی کہتے ہیں۔

### (۲) عن ابی ہریرۃ

آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی ہرگز ایک کپڑے میں نماز نہ پڑھے بائیں طوک کہ اس کپڑے کا ایک حصہ کندھے پہ نہ ہو، اسی وجہ سے امام احمدؒ نے فرمایا کہ آدمی ایک کپڑے میں نماز پڑھے تو کندھوں کا چھپانا واجب ہے، کیونکہ آپ ﷺ نے اس کا سبکی حکم دیا ہے، جب کہ جمہور کے نزدیک واجب نہیں بلکہ اولیٰ اور افضل ہے۔

امام احمدؒ کو جواب دیتے ہوئے اس روایت کو اولویت علیٰ معمول کیا جائے گا۔

### (۳) عنہ

اس روایت میں مخالفت بین طرئی الثوب کا تذکرہ ہے، جو ما قبل میں اشمال سے معبر ہو (ایک کپڑے میں نماز پڑھنے والا

ہو تو دونوں چیزوں کے درمیان میں مخالفت کرے، اور اس مخالفت کا طریقہ پہلی روایت میں گذر چکا ہے، ملاحظہ کر لے۔

### (۴) عن عائشہؓ

ابوہریرہؓ نے آپ ﷺ کو ایک منقش چادر پہیدہ میں دی تھی، تو آپ ﷺ نے اس کو پہن کر نماز ادا کی، اور دوران صلوٰۃ رسول اللہ ﷺ کی اس منقش چادر پہ نظر پڑ گئی، تو فرغت صلوٰۃ کے بعد رسول اللہؐ نے اس چادر کو اتار دیا، اور پھر فرمایا یہ چادر ابوہریرہؓ کو واپس دے دو اور ان کے پاس سے ”انجامیہ“ چادر کو لاؤ، کیونکہ اس چادر نے مجھے نماز سے غافل کر دیا ہے۔

سوال:- منقش چادر کی وجہ سے نبی نماز سے غافل ہو جائے کیسے؟

جواب:- بخاری شریف کی دوسری روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے ب فتنہ میں پڑنے کا اندیشہ تھا، ابھی نہیں، مال کے اعتبار سے۔ نیز رسول اللہ ﷺ نے سیدھی سادی چادر منگوائی تاکہ اس صحابی کا دل دلوٹے۔

### (۵) عن انسؓ

حضرت عایشہؓ نے گھر میں تصویروں والا پردہ معلق تھا، اور منقش بھی تھا، ایک دن آپ ﷺ نے اس پردہ کے سامنے نماز پڑھی، جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ، اس پردہ کو ہٹا دو، کیونکہ اس پر موجود تصویروں میری نماز میں آتی رہتی ہیں۔

سوال:- ذی روح کی تصویریں لٹکانا تو حرام ہے پھر امامانہؒ نے اس کو اپنے گھر میں کیوں لٹکایا؟

جواب:- پردہ کو لٹکانا حرمت کے حکم کے نازل ہونے سے پہلے تھا۔

اس حدیث سے ایک بات اخذ ہوتی ہے کہ نماز سے غافل کرنے والی چیزوں کو نمازی کے آگے سے ہٹا دینا چاہئے۔

### (۶) عن عقیقہ بن عامرؓ

آپ ﷺ کو کسی کوٹ پہن دیا گیا، اور یہ واہب یا قوشہ روم تھا یا پھر ثناء اسکندریہ جس کا نام (موقوف) تھا، آپ ﷺ نے اس کو پہنا اور اسی میں نماز ادا کی، پھر جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہو گئے تو اس رشتی کوٹ کو اس طرح اتار جیسے اس کو ناپہنہ کرنے والا اتارتا ہے، اور پھر فرمایا کہ یہ منقش (مؤمنین) کے لئے مناسب نہیں ہے۔

ہو جائے۔

## (۹) عن عائشہ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حائضہ عورت یعنی بالغہ عورت کی نماز قبول نہیں کی جاتی مگر اوڈھنی کے ساتھ حائضہ سے مراد بالغہ عورت ہے کیونکہ حیض والی عورت پر نماز فرض نہیں ہے اور حیض کا آنا بلوغت کا سبب ہے اسی وجہ سے اس کو حائضہ کہا۔

سرچھپا عورت کے لیے ستر عورت میں سے ہے جو واجب ہے۔

## (۱۰) عن ام سلمہؓ

ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ عورت کرتا اور اوڈھنی میں نماز پڑھے تو صحیح ہوگا؟  
تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کرتا کرتا طول ہو کہ قدموں کی پشتوں کو چھپا لیتا ہو تو جائز ہے کیونکہ ستر کا چھپانا واجب ہے۔

## اختلاف فی مسئلہ

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک قدموں کا چھپنا بھی واجب ہے اور استدلال کرتے ہیں اسی روایت سے کہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ کرتا کرتا لمبا ہو کہ اس کے دونوں قدموں کی پشتوں کو بھی چھپا لیتا ہو۔

اور جمہور کے نزدیک قدموں کا چھپنا عورت کے لیے اولیٰ اور افضل ہے کیونکہ اگر کٹھنوں تک ہوگا تو یہ جائز ہے البتہ سجدے میں پنڈلیاں کھٹنے کا اندیشہ ہے تو کہا کہ قدموں کو چھپالے تاکہ اندیشہ باقی نہ رہے۔

محمد شین کی ایک جماعت نے اس حدیث کو موقوف کہا ہے۔

اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا ہے کہ حدیث موقوف ہے اور موقوف سے استدلال کرنا درست نہیں ہے۔

## (۱۱) عن ابی ہریرۃ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں سدل کرنے سے منع فرمایا سدل کے دو مطلب ہے۔

سوال :- ریشم پہننا تو حرام ہے تو پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو کیوں پہنایا؟

جواب :- آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ پہننا قبل از تحریم تھا۔

سوال :- جب کس تحریر حرام نہ تھا تو اتنی ناگواری کے ساتھ کیوں اُتارایا؟

جواب :- یہ عجیبوں کا لباس تھا، جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کے خلاف تھا، یا پھر حرمت نمازی میں نازل ہوتی ہو۔

(لایبھی هذا المقتضی) کا ترجمہ اگر اس حکم کو تحریم سے قبل کا مان کر کرے تو یہ ہوگا (مناسب نہیں ہے یہ عین کے لئے) اور اگر تحریم کے بعد کا مانے تو ہوگا کہ (یہ عین کے لئے جائز نہیں ہے)۔

مؤمنین کو متقیین سے تعبیر کرنا یہ مشیر ہے اس بات کی طرف کہ مومن کو متقی ہونا چاہیے۔

## انفصل الثانی

## (۷) عن سلمۃ بن الاکوعؓ

یہ بات تو سب کو معلوم ہے کہ صیاد کو صید کے عقب تیز بھاگنا پڑتا ہے، اور وہ پند کرتا ہے کہ اس کے بدن پر جتنے کم کپڑے ہوں اتنا اچھا چنانچہ سلمہ بن الاکوعؓ بھی ایک صیاد تھے، وہ بھی ایک کرتہ میں جاتے لیکن جب وقت صلوٰۃ ہوتا تو اسی ایک کپڑے میں نماز ادا کر لیتے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر کہے مسئلہ پوچھا کہ میں ایک کپڑے میں نماز پڑھ سکتا ہوں؟؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا کہ ہا ہا ہکتے ہو لیکن کانٹے وغیرہ سے کٹھڑی لگا لیا کرو۔

## (۸) عن ابی ہریرۃؓ

ایک شخص نماز پڑھتا تھا اور اس کا ازار کٹھنوں سے بچنے لگا ہوا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جاؤ وضوء کرو اور پھر سے نماز پڑھو، تو فوراً دوسرے صحابی کھڑے ہو گئے اور کہا کہ اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! اسباں ناقص صلوٰۃ تو ہے نہیں، تو پھر آپ نے ان کو پھر سے وضوء کرنے کا حکم کیوں دیا؟؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس نے اسباں ازار کے گناہ میں ملوث ہو کر کے نماز ادا کی ہے، اور اللہ جل جلالہ اسی نماز کو قبول نہیں کرتے، نیز ان کی نماز مع معصیت ہوئی تو یہ واجب الامارہ ہو گئی اسی لئے امادہ صلوٰۃ کا حکم دیا۔ اور وضوء کرنے کا حکم دیا کیونکہ وضوء عکفاً فالنوب ہے، اور اسباں ازار معصیت، تو وضوء کا حکم دیا تاکہ اس کا یگناہ ختم

نے اپنے جوتوں کو اتار دیا اور بائیں جانب میں کھڑا تو صحابہ نے بھی اتار دیا۔  
 سوال ہو سکتا ہے کہ یہ تو عمل کثیر نماز کو نافذ کر دیتا ہے تو یہاں پر بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کی نماز فائدہ ہو جانی چاہیے۔  
 جواب دیا جائے گا کہ یہ عمل کثیر والے حکم کے نازل ہونے سے پہلے کا واقعہ ہے۔  
 جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہو گئے تو فرمایا صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کو کہ کسی چیز نے تم کو اپنے جوتوں کو نکالنے پر ابھارا؟  
 تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین نے فرمایا کہ ہم نے آپ کو دیکھا کہ آپ اپنے جوتوں کو اتار رہے تو ہم نے بھی اتار دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبرائیل علیہ الصلاۃ والسلام نے آکر مجھے خبر دی کہ آپ کے جوتوں پر گندگی ہے تو میں نے اتار دیا۔  
 مسئلہ:- نماز کے درمیان معلوم ہو جائے کہ اس کے جسم پر گندگی ہے تو نماز کو کوٹا نا لازمی ہے بنا کر جاننا تو نہیں ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کو نہیں لوٹا یا بلکہ بناء کی ایسا کیوں؟  
 جواب کے (قدراً) کے دو معنی ہیں (۱) طبیعت کو ناگوار گندگی (۲) نجاست  
 اگر نجاست مراد تو جواب ہوگا کہ معفو عند نجاست کی کچھ ایسی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کا اعادہ نہ کیا۔ اور اگر طبیعت کو ناگوار گندگی کو مراد لیا جائے تو نماز اس سے فائدہ نہیں ہوتی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر مسجد میں تم آؤ تو جوتوں کو دیکھ لیا کرو اگر نجاست ہو تو صاف کر کے نماز پڑھو۔  
**(۱۴) عن ابی ہریرۃؓ**  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نمازی اپنے جوتوں کو داہنی جانب نہ رکھے کیونکہ اس کو یعنی داہنی جانب کو بائیں جانب پر فضیلت ہے اور فرمایا کہ بائیں جانب بھی درکھے کیونکہ بائیں جانب والے کی داہنی جانب پڑے گی اور اگر کوئی نہ ہو بائیں طرف تو رکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔  
 اس روایت پر اس موقع پر عمل ہو سکتا ہے کہ اجلاس منتقد کیا گیا ہو جیسے کہ اجتماعات وغیرہ اس میں جوتے وغیرہ کے گم ہونے کا

(۱) آدمی چادر میں اس طرح لپیٹ جائے کہ ٹھیک سے نہ تکبیر تحریر کر سکے اور نہ کوئی اور سجدہ کر سکے نیز یہ چیز بدھو کے مشابہ بھی ہے۔

(۲) رومال یا پاد کو اپنے سر اور کندھے پر ڈال کر کناروں کو نکال دیا چھوڑ دے۔ یہ معجزین کا طریقہ ہے اس لیے منع فرمایا۔  
 اور منہ کو چھوڑے وغیرہ کے ذریعے سے ڈھانکنے سے منع فرمایا کیونکہ یہ قراءت سے مانع بنتا ہے اور گنڈے عینی شکل لگتی ہے۔  
 حالت نماز میں اپنے ہاتھ کو منہ پر رکھنا یہ دوسرا مطلب ہے اور منع فرمایا اس لیے کہ یہ وضع بد کی سنت کو ترک کرنا ہے۔

**(۱۲) عن شداد بن اوسؓ**  
 آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہودی کی مخالفت کرو کیونکہ وہ اپنے جوتوں میں اور مزدوں میں نماز نہیں پڑھتے تو ہم جوتے پہن کر نماز پڑھیں۔

بعض محدثین نے کہا کہ شنگہ پیر نماز پڑھنا فصل ہے کیونکہ یہ کمال ادب ہے اور بعض نے کہا کہ جوتے پہن کر نماز پڑھنا فصل ہے کیونکہ یہ لباس کے اجزاء میں سے ایک جزء ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دونوں طرح کی روایات منقول ہیں اور دونوں طرح کی روایات پر عمل بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ثابت ہے۔

اب ہمیں دیکھنا ہے کہ معاشرے میں کس طرح ہے؟  
 اگر معاشرے والے اس کو معیوب سمجھتے ہیں تو جوتے پہن کر نماز نہ پڑھے اور اگر صحیح سمجھتے ہیں تو جوتے پہن کر نماز پڑھے۔

نیز جوتے پہن کر نماز پڑھنے میں جوتے کی ساخت ایسی ہونی چاہیے کہ انگلیاں زمین پر لگے اور صحیح سجدہ ہو سکے اگر ایسا نہیں ہے تو درست نہیں ہے البتہ اگر ایسا جوتا ہے جو بہت نرم ہے اور انگلیاں برآتی ہے اور زمین پر نہ لگتی ہے اور سجدہ بھی صحیح ہو جاتا ہے تو اس وقت جوتے پہن کر نماز پڑھ لینا چاہیے تاکہ سنت پر عمل ہو جائے لیکن شرط ہے کہ وہ جوتا پاک چیز سے بنا ہو ناپاک چیز سے نہیں

**(۱۳) عن ابی سعید الخدریؓ**

ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کو نماز پڑھا رہے تھے اچانک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اندیشہ ہوتا ہے تو اس وقت اس روایت پر عمل ہو سکتا ہے۔ اور پھر فرمایا کہ اسے چاہیے کہ اپنے قدموں کے درمیان رکھے۔  
**الفصل الثالث**

## (۱۵) عن ابی سعید الخدریؓ

ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چٹائی پر سجدہ کرتے ہوئے دیکھا نماز میں (اس سے معلوم ہوا کہ براہ راست زمین پر سجدہ ضروری نہیں ہے) اور ایک کچرے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھنا چکے ہوئے تھے، اور اسی اٹھنا کی کیفیت کے ساتھ آپ ﷺ نے نماز ادا کی۔

## (۱۶) عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جده الخ

عمرو بن شعیب اپنے والد سے نقل کرتے ہیں وہ اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں، ان کے دادا نے فرمایا کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ کبھی آپ ننگے پیر نماز پڑھتے تھے کبھی جوتے پہن کر نماز ادا کرتے تھے۔

## (۱۷) عن محمد بن المنکدر

محمد بن المنکدر یہ ایک تابعی ہے انہوں نے فرمایا کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک ازار میں نماز پڑھائی اور اس کی گرہ لگے میں لکائی، اور ان کے دوسرے کچرے کھوٹی میں پڑے ہوئے تھے تو کسی نے سوال کر لیا کہ کھوٹی میں کچرے پڑے ہوئے ہیں اس کے باوجود بھی آپ نے ایک ازار میں نماز کیوں پڑھائی؟؟ تو حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اس لیے ایک ازار میں نماز پڑھائی تاکہ تجھ جیسا حق سوال کرے پھر فرمایا کہ میں نے ایک ازار میں نماز اس لیے پڑھائی تاکہ جو ازار اس سے ثابت ہو جائے، کیونکہ آپ کے زمانے میں لوگ ایک ہی کچرے میں نماز ادا کیا کرتے تھے۔

آحق سے مراد ناواقف شخص ہے۔

ایک کچرے میں نماز پڑھنا سنت ہے یعنی سنت سے ثابت ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل سے یہ چیز ثابت ہے اصطلاحی سنت مراد نہیں ہے اور صحابہ کرام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک کچرے میں نماز پڑھا کرتے تھے اور لوگ

اس کو معیوب بھی نہیں سمجھتے تھے۔ اور یہ حالت اس وقت تھی جب کچروں میں کئی تھی البتہ جب وسعت ہو تو دو کچروں میں نماز پڑھنا افضل ہے۔ اور علماء نے تین کچرے کو افضل کہا ہے، ایک قبض دوسرا ازار اور تیسری ٹوپی یا عمامہ۔

## باب (۱۶) الضرۃ

سترہ گاڑنا محبت ہے کیونکہ اس سے نماز کو فائدہ ہوتا ہے کیونکہ مائل ہوتی ہے اور چلنے والے کا بھی فائدہ ہوتا ہے اس لیے کہ وہ گناہ سے بچ جاتا ہے۔

سترہ ایک گریبی ایک ہاتھ سے لہرا اور چھوٹی والی انگلی کے برابر ہونا ہونا ضروری ہے۔

## الفصل الاول

## (۱) عن ابن عمر

آپ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر یا عید الاضحی کے موقع پر صبح چلتے، اور آپ کے سپاہی حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ برہمی لے کر آگے آگے چلتے تاکہ دشمن کا دفاع ہو سکے اور بوقت نماز ای برہمی کو سترہ بنایا جاتا تھا۔

## (۲) عن ابی جحیفہ

ابوجحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ میں دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم چڑے کے سرخ خیمے میں ناچی جگہ میں تھیں، اور بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کے پیچے ہوئے پانی کو لے لیا یعنی بدن سے گرنے والے پانی کو لے لیا، اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم جمعین عیدی جلدی اس پیچے ہوئے پانی کو لے رہے تھے اس پانی کی برکات کو حاصل کرنے کے لیے، جس کو کچھ حصہ مل جاتا تو اس کو بدن پر مل لیتا اور جس کو نہ ملتا تو دوسروں کی تری سے لے لیتا۔

انبیاء اور صالحین کے تبرکات سے فائدہ اٹھانا جائز ہے۔ پھر حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے برہمی کو لیا اور اس کو گاڑھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سرخ جوڑے میں دامن اٹھاتے ہوئے باہر تشریف لائے۔

سوال ہو سکتا ہے کہ جوڑے کا پہننا مرد پر حرام ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سرخ جوڑے کو کیوں پہنا؟؟

ایک نمازی ستر کا ذکر نماز پڑھتا ہے، لیکن دوسرا دونوں کے درمیان سے گزرے تو نماز پڑھنے والا اگر مرد ہے تو سبحان اللہ کہہ کر روکے اور اگر عورت ہے تو تالی بجانے یا اشارہ کرے اور اگر اس کے باوجود بھی وہ نہ روکے تو قتال کرے۔ یہاں قتال کا حقیقی معنی مراد نہیں ہے البتہ سختی سے روکنے کے معنی میں ہے یعنی جھک لے ہاتھ مار کر وغیرہ کے ذریعے۔ اب اگر سینیہ پر تیزی سے لگا اور اس کی وجہ سے وہ مر گیا تو اس نماز پڑھنے والے پر کوئی قصاص نہیں آئے گا لیکن دیت میں اختلاف ہے۔

یہ مسئلہ اس صورت میں ہے جب ستر ہو ورنہ یہ حق نہیں ہوگا، کیونکہ یہ شیطان ہے یعنی شیطان نے اس کام پر آمادہ کیا ہے۔

### (۷) عمن ابی ہریرۃ راجع

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت، لگدھے اور کتے کا گزرنا نماز کو توڑ دیتا ہے۔

اسی ظاہری روایت پر استدلال کرتے ہوئے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور اصحاب ظواہر یہ کہتے ہیں کہ اگر نمازی کے آگے سے عورت یا لگدھیا یا گزرے تو نماز ٹوٹ جائے گی۔

لیکن جمہور کے نزدیک نماز نہیں ٹوٹتی ہے کبھی بھی چیز کے گزرنے سے اور استدلال کیا ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث (الایضاح صلوٰۃ شنبی) سے۔

امام احمد اور اصحاب ظواہر ابراہیم رحمہم اللہ کو جواب دیا جائے گا کہ یہ روایت منسوخ ہے اور اس کا ناخ ابروسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے۔ دوسرا جواب کہ اس میں تین چیزوں کا ذکر ہے جبکہ دوسری روایت میں پانچ چیزوں کا تذکرہ ہے تو ہم امام احمد رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھتے ہیں کہ خبر ابراہیم مجوسی اور بیہودی کے بارے میں کیا کہتے ہو کہ اگر وہ نمازی کے آگے سے گزرے تو کیا نماز ٹوٹے گی تو انہوں نے کہا کہ وہاں پر یعنی خبر مجوسی اور بیہودی کے گزرنے پر قطع صلوٰۃ سے مراد قطع خشوع ہے، تو ہم بھی کہیں گے کہ یہاں بھی قطع صلوٰۃ سے مراد قطع خشوع ہے۔

سوال ہو سکتا ہے کہ نماز میں خشوع کا ختم ہونا صرف ان چیزوں کی وجہ سے نہیں ہوتا جو ذکر کی گئی، بلکہ ان کے علاوہ اور چیزوں کی وجہ سے بھی ہوتا ہے تو صرف خصوصیت کے ساتھ ان چیزوں کو ہی کیوں ذکر کیا گیا؟

اس کا جواب دیا جائے گا کہ ان کی تخصیص اس وجہ سے کی کہ ان میں خطر زیادہ ہے۔

جو باغیض کیا جائے گا کہ پورا جوڑا سرخ رنگ کا یا تھا البتہ اس کی دھاریاں سرخ رنگ کی تھیں۔ (ہمارے طلبہ گھر جا کر کے رنگ بے رنگ پیرے پہنتے ہیں حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد و اور مردوں کے لیے سفید رنگ کو پسند کیا ہے پیروں میں تو قمر طالباں علوم نموت ہو تو تمہیں بھی وہ پسند ہو چاہیے جو تمہارے نبی کو پسند ہے۔ پھر اس سترہ کے آگے آپ ﷺ نے نماز پڑھائی، اور دوسرے لوگ وہاں وغیرہ اس کے آگے سے گذر رہے تھے، اس سے معلوم ہوا کہ امام کا سترہ مقتدیوں کا بھی سترہ ہوتا ہے۔

### (۳) عمن نافع عن ابن عمرؓ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری کو چوڑائی میں بٹھادیے اور پھر نماز پڑھتے، معلوم ہوا کہ اگر کوئی نہ ملے تو باوجود سترہ بنا سکتے ہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث میں اضافہ کیا ہے کہ میں نے عرض کیا کہ اونٹ چرنے اور پانی پینے کے لیے چلا جائے تو کس کو سترہ بنائے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کجاوے کو وسیع کر دے اور اس کے آخری لکڑی جس کو (موترخہ الرطل) کہا جاتا ہے اس کو کھڑا کر لے۔

### (۴) عمن طلحۃ بن عبد اللہؓ

کجاوہ کی پچھلی لکڑی کے مانتہ کو سترہ بنا دیا جائے تو نہ ماری گئی نہ کھڑا ہوگا اور نہ ملے۔

### (۵) عمن ابی جہیمؓ

اس روایت میں آپ ﷺ نے نمازی کے آگے سے گذرنے والے پر وعید بیان کی کہ اس کے متعلق اللہ تبارک و تعالیٰ نے جو سخت ترین عذاب مقرر کیا ہے، اگر وہ اس عذاب کو دیکھ لے تو ۴۰ ملک کھڑا رہنے کو پسند کرے۔ لیکن گذرنے کو پسند نہ کرے۔ اب ۴۰ سے مراد دن ہے یا مہینہ یا سال۔ تو اس سلسلہ میں ابوالنضرؓ ایک راوی ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نہیں جانتا لیکن حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دوسری روایت میں 100 سال کا تذکرہ ہے تو سال مراد لے سکتے ہیں کہ 40 سال مراد ہو البتہ نمازی کے آگے سے ٹپنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

### (۶) عمن ابی سعیدؓ



## (۱۰) عمن ابی ہریرۃ الخ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو سامنے کوئی چیز کوڑی وغیرہ کر دے، اگر کچھ نہ ہو تو لٹکی کھڑی کر دے اور وہ بھی نہ ہو تو خطا بھیج لے، جب اس نے خطا بھیج لیا تو نہ گزرنے والا گنہگار ہو گا اور نہ نمازی۔

امام احمد ابن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا قدیم قول یہ ہے کہ تمام مقام ہو جائے گا لیکن امام ابو حنیفہ اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہما کے نزدیک مسلک یہ ہے کہ غیر مختارہ کے تمام مقام نہیں ہوگا۔

اور امام احمد ابن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کو جواب دیا جائے گا کہ یہ روایت ضعیف ہے اور اس کے ضعف کو خود آپ نے ہی ثابت کیا ہے اور ضعیف روایت سے استدلال نہیں کیا جاسکتا۔

البتہ علامہ ابن السہم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اگر کوئی چیز نہ ہو تو بہتر یہ ہے کہ خطا بھیج لے تاکہ کیسے حاصل ہو جائے۔

## (۱۱) عمن سہل بن ابی حمزۃ الخ

ستر و مسجد کی جگہ کی حد سے ایک فٹ دور ہو کر پڑھیے۔

روایت میں شیطان سے مراد گزرنے والا ہے، کیونکہ آمادہ کرنے والا شیطان ہی ہے اس کو گزرنے پر۔

## (۱۲) عمن المحدث بن الاسود الخ

ستر و کوناک کے بالکل ذات میں کھڑا نہ کرے، کیونکہ اس سے شرک کا وہم ہو سکتا ہے تو دائیں یا بائیں بھونکی جانب کھڑا کرے۔

## (۱۳) افضل ابن عباس الخ

افضل ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے اور ہم جنگل میں تھے اور آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے تو آپ نے جنگل میں نماز پڑھائی اور سترہ نہ تھا اور سامنے لگدھے کتے وغیرہ چر رہے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی کوئی پردہ نہ کی اور نماز پڑھائی۔

اس روایت کو بھی جمہور کی دلیل بنا سکتے ہیں کہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اگے سترہ بھی نہ تھا اور کتے اور لگدھے چر رہے تھے اس

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز کے ٹوٹنے سے بچاؤ کے اتھڑی کوڑی کے مانند چیز حفاظت کر لیتی ہے۔

## (۸) عمن عائشۃ الخ

صحابہ ظواہر اور متاہلہ کے نزدیک عورت لگدھالیا کتنا نماز پڑھنے والے کے اگے سے گزرے تو نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ اور استدلال بخیار القطع، اصلاۃ الکلب والحداد والمرأۃ

اور جمہور علماء کے نزدیک ان چیزوں کے گزرنے سے نماز نہیں ٹوٹتی ہے، اور اس کے دلائل کئی سارے ہیں، جس کو صاحبہ مشکلات نے بیان کیا ہے۔

اور یہ روایت جمہور کی دلیل ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام تہجد کی نماز پڑھتے اور میں ہنناز سے کے چوڑائی میں رکھنے کی طرح سوئی ہوتی تو بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے رہتے۔

تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جب سونے سے نہیں ٹوٹتا تو گزرنے سے بطریقہ اولیٰ نہیں ٹوٹے گا۔

## (۹) عمن ابن عباس الخ

اس روایت سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ نماز کی آگے سے ان چیزوں کے گزرنے کی وجہ سے نماز نہیں ٹوٹتی ہے۔

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں لگھی پر سوار ہو کر گیا، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم جمعین کو تو میں نے لگھی کو صفت کے آگے چھوڑ دیا پڑھنے کے لیے، جب تمام لوگ نماز سے فارغ ہو گئے تو کسی نے مجھ پر اعتراض نہیں کیا اور نہ کہیں فرمائی، اور اس وقت میں بے غنیمت کے قریب تھا۔

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا یہ کہنا کہ میں بے غنیمت کے قریب تھا اس وقت یہ ایک سوال کا جواب ہے سوال ہو سکتا تھا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کو نماز پڑھ رہے تھے تو اس وقت انہوں نے کیوں نماز نہیں پڑھی اور نماز میں شرکت کیوں نہیں کی؟؟

تو جواب دیا کہ اس وقت وہ بالغ ہونے کے قریب قریب تھے۔

## افضل الثاني

## (۱۸) عمن ابن عباسؓ الخ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے کوئی بغیر سترہ کے نماز پڑھے، تو گدھے، بیہودی، جھجی اور خنزیر اور عورت کا گزرنا نماز کو فاسد کر دے گا، اور اگر کنکری پھینکنے کے فاصلے سے یہ چیزیں گزرے گی، تو نماز فاسد نہ ہوگی اور اگر اس سے زیادہ ہو تو نماز فاسد ہو جائے گی۔

اور اس فاصلے سے مراد رمی جمار کے وقت جو فاصلہ ہوتا ہے وہ فاصلہ مراد ہے۔

بعض فقہاء نے تین ہاتھ کو مراد لیا۔ بعض نے پانچ ذراع کو مراد لیا اور بعض نے 40 ذراع کو اور بعض نے دو یا تین صفوں کا فاصلہ مراد لیا ہے اور یہی یعنی دو یا تین صفوں والا قول ہی درست ہے۔

اور یہ ساری تفصیل اس وقت ہوئی جب جنگل یا میدان اور مسجد کبیر میں نماز ہو۔

اور مسجد کبیر کی حد 60 گز یعنی 90 فٹ ہے۔

لیکن اگر چھوٹی مسجد ہے، تو یہ موضوع واحد کے حکم میں ہے یعنی نمازی کے آگے سے کسی بھی حال میں گزرنا جائز نہ ہوگا۔

کے باوجود بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے رہے تو اس سے بھی ثابت ہوا کہ گدھے یا کتے کے گزرنے سے نمازی کے آگے سے نماز نہیں ٹوٹی ہے۔

## (۱۳) عمن ابی سعید الخدریؓ الخ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز کو زونا نہیں گزرنے والے کا گزرنا، چاہے کوئی بھی ہوا اور جس قدر ہو سکے گزرنے والا کو روکو۔

## الفصل الثالث

## (۱۵) عمن عائشہؓ الخ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سوئی اور میرے پیر آپ کے قبیل کی جگہ پر یعنی مسجد کے بجگہ پڑھتے تو مسجد کے وقت میرے پیر کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چھوئے، تو میں بکڑ جاتی اور جب کھڑے ہو جاتے آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام تو میں اپنے پیروں کو پھینکا دیتی۔

تو اس کو بھی جمہور کی دلیل کہیں گے کہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سوئی ہوئی تھی اس کے باوجود بھی آپ نماز پڑھتے رہے نماز کو قطع نہ کیا۔

## (۱۶) عمن ابی ہریرہؓ الخ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم میں سے کوئی جان لے کہ نمازی کے آگے سے گزرنے پر کیا عذاب مقرر کیا گیا ہے تو وہ نمازی کے آگے 100 سال ٹھہر رہنا پسند کرے، لیکن آگے قدم بڑھانے کو پسند نہ کرے۔

## (۱۷) عمن کعب الاحبارؓ الخ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر نمازی کے آگے سے گزرنے والے کو معلوم ہو جائے کہ کیا عذاب ہے؟ تو زمین میں دھنسا پسند کر دے گا اور دوسری روایت میں ہے اہول علیہ۔